ظفر علی خاں اور ان کا عہد

از جناب عنایت اللہ نسیم سوہدروی، تقطیع کلاں، کتابت وطباعت بہتر، ضخامت ۴۹۳ صفحات، قیمت مجلد درج نہیں۔

پتہ: اسلامک پبلشنگ ہاؤس، نمبر ۲، شیش محل روڈ، لاہور

مولانا ظفر علی خاں ہماری گذشتہ نسل کے اُن اکابر علم وادب وزعمائے ملت میں سے تھے جنھوں نے برصغیر کے مسلمانوں کی حیات ملی کے ہر شعبے کو متاثر کیا اور اس سلسلے میں گرانقدر خدمات انجام دیں، مولانا بلند پایہ ادیب اور نہایت قادر الکلام شاعر اور صف اول کے صحافی تھے، خود نہایت حق گو اور بے لوث خدمت ملک وقوم کا جذبہ رکھتے تھے۔ ایک زمانہ تھا جب کہ ان کا روزنامہ زمیندار مسلمانانِ ہند میں نہایت مقبول تھا اور اس کے مضامین ومقالات بڑی دلچسپی سے پڑھے جاتے تھے۔ مولانا کی زندگی بڑی ہنگامہ آفریں تھی، تحریک خلافت ہو یا تحریک آزادی وطن، کوئی تبلیغی جد وجہد ہو یا کوئی مسلمانوں کا مذہبی وسیاسی معاملہ، ہر چیز میں مولانا دل کھول کر اور بڑے جوش وخروش سے حصہ لیتے تھے۔ ایک طرف اس سلسلے میں وہ زمیندار میں پر زور مقالات لکھتے تھے اور دوسری طرف بڑے بڑے جلسوں میں نہایت پرجوش اور ولولہ انگیز تقریریں کرتے تھے، اس حریت فکر اور آزادیٔ رائے کے باعث وہ متعدد بار نظر بند ہوئے، قید وبند کی سختیاں جھیلیں، ان کا اخبار زمیندار بند ہوا، پریس ضبط ہوا، مگر کوئی چیز ان کو راہِ حق سے ہٹا نہیں سکی، اس بنا پر ہماری گذشتہ نسل کے زعمائے ملت میں ایک ممتاز اور نمایاں مقام حاصل ہے۔ ہماری موجودہ نسل اب ان اکابر کو فراموش کرتی جارہی ہے، اور ممکن ہے کہ ایک مدت گذرنے کے بعد لوگ ان کے ناموں سے بھی ناواقف ہوجائیں۔ اس لئے اس کتاب کے فاضل مؤلف نے یہ خوب کیا کہ مولانا کے متعلق

یہ ضخیم کتاب لکھ کر مرحومؒ کو بقائے دوام بخش دیا۔ لائق مؤلف مولانا ظفر علی خاں مرحوم اور دوسرے اکابر ملت سے وابستہ رہے ہیں اس لئے ان کو اس کتاب کے لکھنے کا حق بھی تھا، کتاب میں مولانا کی ولادت، تعلیم، خاندانی حالات وغیرہ لکھنے کے بعد جب حیدرآباد میں انھوں نے اپنی ادبی زندگی شروع کی اس وقت سے لیکر اخیر تک جب کہ وہ مسلم لیگ اور اس کی تحریک پاکستان کے سرگرم کارکن بنے ان تمام واقعات کو تفصیل سے بیان کیا ہے، اس سلسلے میں ان کو جو مصائب و آلام برداشت کرنے پڑے ان کی داستان بھی بڑی عبرت انگیز ہے۔ مولانا کو اپنی زندگی میں یگانوں اور بیگانوں سے جو قلمی جنگ کرنی پڑی اس کی روئداد بھی بڑی سبق آموز ہے جس سے نوجوانوں کو عبرت ہوگی۔ اس لئے فاضل مؤلف کا یہ کارنامہ قابل داد ہے اور امید ہے کہ ارباب ذوق اس کے مطالعے سے فائدہ اٹھائیں گے۔ البتہ یہ بات حیرت انگیز ہے کہ اس کتاب میں مولانا ظفر علی خاں کی وفات اور اس سلسلے کے ان کے حالات کا کوئی ذکر نہیں ہے، اگرچہ مولانا پر جو مرثیے لکھے گئے ہیں ان سے مولانا کی تاریخ وفات کا علم ہو جاتا ہے لیکن تصنیفی آداب و شرائط کے لحاظ سے ضرورت تھی کہ کتاب میں ایک مستقل عنوان کے ماتحت اس کا ذکر ہوتا۔

قرنِ اوّل کا ایک مدبّر

ایک حوصلہ مند عرب مدبّر کی زندگی کا تحقیقی جائزہ جس نے اہل بیت کی حمایت اور ان کی شہادت کے انتقام کی مہم چلاکر موالی اور غلاموں کو عربوں کے سیاسی و معاشی استبداد سے نکالنے کی تحریک اٹھاکر مذہبی بہروپ بھرکر پہلی صدی ہجری (ساتویں صدی کے ربع ثالث) میں حکومت قائم کی تھی۔ ضخامت ۲۴۴ صفحات، سائز $\frac{18 \times 22}{8}$ قیمت مجلد -/6 روپے

مکتبہ برہان۔ اردو بازار۔ جامع مسجد دہلی ۶